تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار — لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

جلد نمبر 4 | 25 تا 31 جنوری 95ء بمطابق شعبان المعظم 23 تا 29 1415ھ | شمارہ 5 | قیمت فی پرچہ: ا روپے

اسلامی نظام عدل کے نفاذ ہی سے ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی جا سکتی ہے

امریکہ مشرق وسطیٰ کے بعد چین' ایران اور پاکستان کو اپنی نو آبادی بنانا چاہتا ہے — ڈاکٹر اسرار احمد

اسرائیل کے نام سے صیہونی ریاست عالم مغرب کے مسلمانوں کے سینوں پر خنجر کی طرح پیوست ہے۔ جس کے ذریعے نیو ورلڈ آرڈر کا خالق امریکی استعمار مشرق وسطیٰ کو اپنی نو آبادیاتی ریاست بنا چکا ہے۔ امریکہ کا اگلا ہدف چین' ایران اور پاکستان ہے جس پر حکمرانی کے ذریعے وہ اپنے جھنڈے لہرانا چاہتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے بیان میں ملکی سلامتی کو درپیش سنگین خطرات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا امریکی منصوبہ ساز بڑی تیزی سے وسطی ایشیا کے ممالک کو زیر دام لانے کے لیے کشمیر اور شمالی ریاستوں پر مشتمل "آغاخانی ریاست" کے قیام کے لئے تیزی سے سرگرم عمل ہیں۔ جی ایم سید کے طرف سے سندھو دیش کے قیام اور سندھ کی نئے صوبوں میں تقسیم کی مخالفت کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہر محب وطن کی طرح میری بھی یہی خواہش ہے کہ ہمارا ملک مضبوط اور متحد رہے۔

ملکی سلامتی کی بقاء کے لئے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کو ملک کا "سپریم لا" تسلیم کر لیا جائے اسلامی نظام عدل کے نفاذ کے ذریعے ہی ملک کے نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا نفاذ اسلام کے مطالبے سے روگردانی اختیار کر کے ہم بحیثیت قوم اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک پاکستان کا نظریاتی تشخص واضح نہیں ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی ایک وجہ اردو زبان کو قومی زبان بنانے کا علان تھا۔ آج بھی کوئی سندھی اردو کی بالادستی تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل پنجاب' سرحد اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیوں نے تو اردو کو قومی زبان بنانے کے حق میں قرار دادیں منظور کر لی تھیں مگر سندھ کی اسمبلی نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کراچی کے ڈیڑھ کروڑ لوگوں کے مطالبے کو نظر انداز کرنا ملک دشمنی کے مترادف ہے۔ فرقہ واریت کی طرح صوبہ پرستی کی لعنت کا خاتمہ ہماری قومی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا ملک کے حکمران یہ بتائیں کہ جب نئی تحصیلیں' نئے ضلعے اور نئے ڈویژن بنانے سے ملک کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا تو آخر نئے صوبے بنانے میں کیا خرابی ہے۔

انہوں نے کہا پنجاب کے وزیر اعلیٰ منظور وٹو اور گورنر الطاف حسین پنجاب کی تقسیم کے خلاف بیان بازی سے صوبائی تعصب کی لعنت کی پوجا کر رہے ہیں جبکہ سندھ کے گاندھی جی ایم سید کی حیثیت بھی ایک علیحدگی پسند اور صوبہ پرستی کے پجاری سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

"بڑے لوگوں" کے کرتوتوں کی وجہ سے قوم عذاب میں مبتلا ہے

ایٹمی پروگرام کے بعد گوادر کی مبینہ فروخت نے ایک نئے بحران کو جنم دیا ہے — جنرل (ر) ایم ایچ انصاری

دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست "بڑے لوگوں" کی حماقتوں سے دو ٹکڑے ہو گئی تھی آج وہی "بڑے لوگ" پہلے سے زخم خوردہ قوم کو بے یقینی کے گرداب میں دھکیل رہے ہیں۔ مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ جنرل ریٹائرڈ ایم ایچ انصاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ملک پہلے ہی فکری انتشار کا شکار تھا مگر اب گوادر کی اومان کو "مبینہ فروخت" کے معاملے نے قوم کو ایک نئی بحرانی کیفیت سے دو چار کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے یہ کنفیوژن وہ لوگ پیدا کر رہے ہیں جو ملک اور قوم کی تقدیر کے وارث ہیں۔ جنرل انصاری نے کہا حکمران جماعت اور اپوزیشن کے رہنماؤں کے بیانات میں موجود تضاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک فریق لازماً جھوٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک و ملت کی رہنمائی کا دعویٰ کرنے والے "بڑے لوگوں" کے کرتوتوں کی وجہ سے پوری قوم اللہ کے عذاب سے دو چار ہے۔ جنرل انصاری نے کہا ہندو' یہودی اور عیسائی اقوام مسلمانوں کی ازلی دشمن ہیں جن کا مقابلہ مضبوط اور جدید دفاعی اسلحے ہی سے ممکن ہے مسلمانوں کے مشترکہ دشمنوں کو خوف زدہ رکھنے کے لئے جدید ہتھیاروں کی تیاری ہماری قومی اور ملی ضرورت ہے' جس میں سرفہرست ایٹمی اسلحہ ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ملک کے پاس موجود ایٹمی صلاحیت کو بروئے کار لا کر حکومت بلا تاخیر ایٹمی دھماکہ کرے۔ پاکستان اپنے ازلی دشمن بھارت کے ایٹمی دھماکے کا جواب "جوابی ایٹمی دھماکے" سے دے۔ انہوں نے کہا بہت سے سیاست دان اور ممتاز شخصیات جن کا ماضی میں ملک کے اہم اور کلیدی اہمیت کے اداروں سے تعلق رہا ہے ایٹمی دھماکہ کرنے کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خود ان لوگوں نے اپنے دور اقتدار میں ایسا کرنے کی جرات نہ کی۔

جنرل انصاری نے کہا ہمارے سیاست نے ذاتی اقتدار اور گروہی مفادات کی جنگ میں ملکی سلامتی اور قومی وقار کو بھی داؤ پر لگا دیا ہے۔ ہمارے قومی کردار کے زوال کا یہ عالم ہے کہ ہر برائی اور بدعنوانی سیاست کا امتیازی نشان بن چکی ہے۔ قومی کرپشن اور بدعنوانی کا حامل سیاسی کلچر پوری قوم کو لے ڈوبے گا۔ جنرل انصاری نے کہا کم سے کم رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں تو ہمارے قومی و سیاسی رہنماؤں کو فلموں ڈراموں اور "سیر سپاٹے" کے بے کار پروگراموں پر اپنا وقت برباد کرنے کی بجائے قرآن کے آفاقی دستور حیات کو سمجھنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ اسلام کے نظام حیات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ایک زندہ قوت اور خود مختار قوم بن کر ترقی یافتہ قوموں کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ غیر ملکی زبانوں پر تو خوب دسترس رکھتا ہے مگر خود اپنے دین و مذہب کی زبان اس کے لیے اجنبی حیثیت کی حامل ہے۔ قرآن و سنت کے براہ راست مطالعے ہی سے دین کا آفاقی و انقلابی اور عادلانہ تصور سامنے آئے گا جس کی تلاش میں پوری نوع انسانی بھٹک رہی ہے۔

اسلامی انقلاب کا طریق کار کے موضوع پر تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ مجلس مذاکرہ کی تصویری جھلکیاں

ڈاکٹر اسرار احمد' ڈاکٹر طاہر القادری ناظم حلقہ لاہور ڈویژن عبدالرزاق' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق اور نعیم اختر عدنان (مجلس مذاکرہ کے اختتامی لمحات کا ایک منظر)

مولانا معراج الاسلام' مولانا محمد انور قریشی' ڈاکٹر طاہر القادری' صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی جنرل ریٹائرڈ محمد حسین انصاری قرآن آڈیٹوریم کے سٹیج پر فروکش ہیں

مجلس مذاکرہ کے مقررین و منتظمین قرآن کالج لائبریری ہال میں کھانے کی میز پر

قرآن آڈیٹوریم کے وسیع و عریض ہال کا روح پرور منظر

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

جنرل محمد حسین انصاری

خود کردہ را علاج نیست

فرقہ واریت دین اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یہ ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس میں ملوث افراد کے قیامت کے روز منہ کالے کئے جانے کی وعید سنائی ہے (سورۃ آل عمران 105، 106) فرقہ واریت کا عمل تو پرامن اور خاموش صورت میں بھی غیر مقبول ہے چہ جائے کہ یہ تشدد کا انداز اپنا لے جس کا بدترین مظاہرہ حال ہی میں دیکھنے میں آیا ہے اس بدترین عمل کی جتنی مذمت کی جائے کم ہوگی اور اس پر پابندی لگانے کے ضمن میں حکومت کی جانب سے جو بھی اقدامات کئے جائیں ہم ان کی اصولی طور پر تائید کرتے ہیں۔ البتہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ ان پابندیوں کی آڑ میں دینی سرگرمیوں کے خلاف من حیث المجموعی نظریاتی بغض سرگرم عمل ہو گیا ہے اور دینی دارلعلوم خصوصی طور پر اس کا شکار ہیں۔ فرقہ واریت پر پابندیوں کے ساتھ ساتھ دارلعلوم کے بارے میں بھی یہ خبر شائع ہوئی کہ انہیں باقاعدہ رجسٹریشن کرانا ہوگا، ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی اور ان کے حسابات کا باقاعدہ سرکاری آڈٹ کرانا ہوگا۔ بظاہر یہ شرائط انہونی دکھائی نہیں دیتیں لیکن کچھ پہلو بجا طور پر توجہ طلب ہیں۔ اولاً یہ کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مقابلہ میں دینی دارالعلوم کے ساتھ معاندانہ امتیازی سلوک روا رکھنے کا کیا جواز ہے۔ جس دارالعلوم نے اپنی اسناد کو سرکاری سطح پر تسلیم کروانا ہو اس پر رجسٹریشن کی شرط کا اطلاق مناسب ہے لیکن جو اس سہولت سے استفادہ نہیں کرنا چاہتے ان پر یہ پابندی کیوں؟ دوم، سرکاری خزانہ سے دی گئی رقم کا سرکاری آڈٹ تو ہو اگرچہ زکواۃ فنڈ سے دی گئی درحقیقت گرانٹ کے زمرے میں نہیں آتی لیکن جو عطیات عوام الناس کی جانب سے موصول ہوں ان پر سرکاری آڈٹ کا کیا جواز ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی تمام دینی دارالعلوم اپنے حسابات کا سالانہ آڈٹ تو باقاعدہ کرواتے ہیں۔ دراصل ان پابندیوں کے ذریعے علماء دین کے اثر و رسوخ کو محدود کرنا مقصود ہے۔ جب دہشت گردی کو روکنے اور اس میں ملوث افراد کو سزا دینے کے لئے مناسب قانون موجود ہے تو نئی خصوصی پابندیوں کے اطلاق کا منطق سمجھ سے بالاتر ہے۔ جہاں سیکولر ذہن کے حامل بڑے لوگ دینی تعلیم کے اداروں کو اپنے شکنجے میں جکڑ دینے کے خواہاں ہیں وہاں لائق صد احترام علماء کرام سے بھی یہ بھول ضرور سرزد ہوئی کہ انہوں نے خدمت دین کے جذبے کے تحت اپنے اداروں کے لئے زکواۃ و صدقات لینا قبول کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی کھاتا پیتا شخص اپنے بچے کو ایسے ادارے میں دینی تعلیم کے لئے بھیجنا پسند نہیں کرتا اور جو نادار بچے داخل ہو ہی جاتے ہیں ان کی عزت نفس وقت کے ساتھ ساتھ کچل کر رہ جاتی ہے۔ اگر الحمرا آرٹ کونسل کے ادارے کے لئے گرانٹ دی جا سکتی ہے، اگر میڈیکل اور انجینئرنگ کے تعلیمی ادارے کے لئے حکومت کی گرانٹ بجٹ کا باقاعدہ حصہ ہو سکتی ہے تو پھر دینی تعلیم کو کمتر جان کر ان اداروں کو صدقات و خیرات پر کیوں چھوڑا جاتا ہے۔ یہ صورت حال علماء دین کے اپنے کئے کا نتیجہ ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر دینی حمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حکومت سے مشکوک زکواۃ کے چند ٹکے لینے کی بجائے تنظیم اسلامی کے قرآن کالجوں کا نظام اپنانے پر غور کیا جائے۔

رمضان مبارک کے دو متوازی پروگرام

دِن کا روزہ، رات کا قیام

(ترجمہ) جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو رمضان (کی راتوں) میں کھڑا رہا (قرآن سننے اور سنانے کے لیے) ایمان اور خود احتسابی کی کیفیت کے ساتھ اس کی بھی سابقہ تمام خطائیں بخش دی گئیں۔

بخاریؒ و مسلمؒ عن ابی ہریرہؓ

تاریخ کا الٹا چکر

مرزا ندیم بیگ

تاریخ بھی کتنی بے رحم ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو جب بھی دھراتی ہے اچھے برے کا خیال نہیں رکھتی۔ تاریخ میں خلافت عباسیہ کے آخری خلیفہ کو گھوڑے کے سموں تلے ذلت آمیز طریقے سے کچل دیا گیا۔ اسی طرح کے حالات سے ہندوستان کے آخری مغلیہ تاجدار بہادر شاہ ظفر اور ان کے خاندان کو دو چار ہونا پڑا۔

جس طرح ماضی میں تاتاریوں کے سیلاب نے بغداد پر حملہ کر کے مسلمانوں کے خون سے بغداد کی گلیوں کو ندیوں میں تبدیل کر دیا تھا بالکل انہی حالات کا سامنا آج مسلمانان کشمیر کر رہے ہیں۔ جہاں مسلمانوں کے خون ناحق سے وحشی تاتاریوں کی مانند سفاک ہندو ہولی کھیل رہا ہے۔

ماضی میں ہسپانیہ مسلمانوں کی شان و شوکت اور عظمت و سطوت کا مرکز تھا۔ وہی ہسپانیہ عیسائیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی ذلت عظمیٰ کا نشان بن کر آنے والوں کے لئے نشان عبرت بن گیا آج وہی ظلم کی چادر بوسنیا کے مجبور و مقہور مسلمانوں پر تنی ہوئی ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ انگریز بہادر اپنے ماتھے پر برصغیر میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے لیبل لگا کر داخل ہوا تھا اور بھرپور سے برصغیر کے تخت حکومت پر قابض ہو گیا آج وہی تاریخ پاکستان میں دھرائی جا رہی ہے یعنی چچا سام اور اس کے حواری پاکستان میں "سرمایہ کاری" کی آڑ میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کی طرح پاکستان کے حکمرانوں کے بعد عوام الناس کو بھی غلامی کے شکنجے میں جکڑنا چاہتے ہیں۔

ماضی میں دنیا کا واحد خطہ جنت نظیر کشمیر جسے "تہذیب یافتہ" انگریز بہادر نے اپنی بدترین مکارانہ کاروباری ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ کو ۷۵ لاکھ نانک شاہی روپے کے عوض ڈوگرا راجہ گلاب سنگھ کے ہاتھوں بیچ دیا!

ذرا اندازہ لگایئے چوراسی ہزار مربع میل پر پھیلے ہوئے قدرتی حسن سے بھرپور خطہ ارضی جنت نظیر کشمیر کی قیمت صرف ۷۵ لاکھ نانک شاہی روپے تھی۔ تاریخ انسانی اس طرح کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کسی قوم کا سودا ایسے بھی کیا جا سکتا ہے۔

لیکن تاریخ کے ظالم پہیے نے پھر الٹا چکر کھایا اس بدترین دور میں یہ خبر پاکستان کے مخلص عوام پر برق بن کر گری اور ان کے دل و دماغ کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ پاکستان کے علاقے گوادر کو اومان کے سلطان انگریز کے وفادار قابوس کے ہاتھوں بیچ دیا گیا اس پر پاکستانی حکومت کی بوکھلاہٹ پر مبنی بیانات آئے روز آ رہے ہیں ان بیانات کی حقیقت چور کی داڑھی میں تنکے کے مترادف ہے۔

وزیر اعظم کا یہ بیان کہ دوسرے ممالک میں جب پاکستانی اپنی جائیداد بنا سکتے ہیں تو کوئی اور کیونکر نہیں خرید سکتا اس سودے بازی کے سچ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔

لیکن "محترمہ" یہ جان لیجئے کہ اس ملک کے حصول کے لیے کسی وڈیرے یا انگریز کے وفادار "سر" یا سندھی وڈیرے سر شاہنواز بھٹو کا خون نہیں بہا اور نہ ہی یہ ملک کسی کو انگریز بہادر کی وفاداری میں انعام کے طور پر ملا ہے آپ جو چاہیں کریں۔

خدارا عوام یہ حقیقت جان لیں کہ موجودہ سیاست دان ملک کے ہرگز خیر خواہ نہیں ہیں۔ انہیں خیر خواہی ہے تو اپنے اقتدار کی ہے اگر انہیں اپنے اقتدار کے لیے ملک تو کیا اپنی عزت کو بھی بیچنا پڑا تو یہ ضمیر اور عزت کی بولی لگوانے میں بازار حسن کی کسی طوائف سے کم نہ ہونگے۔

سیاست دان کی پہچان

"کہتے ہیں لندن میں ایک دولت مند شخص کو اپنے اکلوتے بیٹے کے مستقبل کی بڑی فکر تھی۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اپنے بیٹے کو اس کے رجحان کے مطابق تعلیم دلائے تاکہ وہ بڑا ہو کر بڑا آدمی بنے۔ اس سلسلے میں اس نے ایک ماہر نفسیات سے مشورہ کیا جس نے کیس پر غور کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ کمرے میں نوٹوں سے بھرا ہوا ایک بٹوہ، ایک بیئر (شراب) کی بوتل (خیر اب بیئر وغیرہ کا استعمال تو پاکستان میں قانوناً منع ہے) ایک یو ڈی کلون کی شیشی اور ایک میز پر بائبل کا نسخہ رکھ دو اور کہیں سے چھپ کر دیکھو اگر تمہارے بیٹے نے بٹوہ اٹھا لیا تو اسے کمرشل تعلیم دلائیں بہت بڑا صنعت کار بنے گا، اگر اس نے بیئر پی لی تو عیاشی کی لائن اختیار کرے گا۔ اگر یو ڈی کلون میں دلچسپی لی تو عشق کا پیشہ اختیار کرے گا اور اگر بائبل کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا تو سمجھ لیں کہ پادری بنے گا۔ دولت مند اور فکر مند باپ نے یہ تجویز مان لی مگر دوسرے دن پہلے سے زیادہ پریشان آیا اور بتایا کہ میں نے آپ کی ہدایات پر عمل کیا اور چھپ کر دیکھا میرا لخت جگر کمرے میں آیا۔ سب سے پہلے اس نے بٹوہ اٹھایا جیب میں رکھا، پھر یو ڈی کلون اپنے کپڑوں پر چھڑکا۔ اس سے فارغ ہو کر بیئر کی بوتل چڑھا گیا اور چند ہی لمحوں میں بوتل خالی کر دی اور بعد میں بڑی توجہ سے بائبل کھول کر پڑھنے لگا۔ چنانچہ کچھ پتہ نہ چل سکا کہ برخوردار کا رجحان کیا ہے اور وہ بڑا ہو کر کیا بنے گا؟ ماہر نفسیات نے کہا، گھبرانے کی کوئی بات نہیں بلکہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کا بیٹا بڑا ہو کر سیاستدان بنے گا"۔

عمران خان کی چشم کشا باتیں

عمران آپ میں جو نئی تبدیلی آئی ہے اس کا ذریعہ کیا ہے؟۔ اسلام .... اسلام سے بڑھ کر ایک مسلمان کے لیے سورس آف انسپائریشن اور کیا ہوگا۔ قرآن و سنت کے مطالعے سے مجھ پر زندگی کے نئے حقائق و انکشاف ہوئے... میں ایسی جمہوریت پر یقین رکھتا ہوں جو شریعت کے دائرے سے باہر نہ ہو۔ میں تفرقہ بازی پر بھی یقین نہیں رکھتا۔ میں اسلام پر یقین رکھتا ہوں اس شریعت پر عمل کرنا چاہتا ہوں جو حضورؐ کے دور میں تھی... جن امور میں اسلام نے واضح احکام دیئے ہیں، ان میں کسی ترمیم و تبدیلی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن جن معاملات میں بنیادی گائیڈ لائن دیکر نئے حالات کے تقاضوں کے مطابق فیصلے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ان میں اس اختیار سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اسلام تب ہی دین فطرت ہو گا۔ ایک متحرک دین جو ہر دور کے مسائل سے نمٹ سکے، ان کا حل بیان کر سکے۔

باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری
اے کشتہ سلطانی و ملائی و پیری!

دیمہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں میری نہیں
تیرے آباء کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

پاکستان کے دیمہ خدا

شاہ پور (سرگودھا ڈویژن) میں ہے۔ یہاں مٹھا ٹوانہ کا ایک علاقہ ہے جس میں ٹوانے، گھسے، سیال، نون، اعوان، چھل اور کرار سب آباد ہیں۔ مٹھا ٹوانہ کی بنیاد 1680ء میں میر احمد خاں نے رکھی جو ایک ہندو راجپوت رائے شنکر کی اولاد میں سے تھا۔ یہ لوگ مسلمان ہونے کے بعد دریائے سندھ کے کنارے جہانگیر کے مقام پر آکر آباد ہو گئے تھے۔ قریب ہی ڈنڈا کے علاقہ میں ایک جگہ میٹھا پانی دریافت ہوا تو میر احمد خاں نے وہیں آکر ڈیرے ڈال دیے۔ رفتہ رفتہ یہ گاؤں بہت پھیل گیا اور اس میں کئی قبیلوں نے (جو دراصل ایک دوسرے کی شاخ ہیں) رہائش اختیار کر لی۔ مٹھا ٹوانہ کے شمال میں پان میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بڈیالی ہے، وہاں اعوان قبیلہ رہتا تھا۔ میر احمد خاں نے اس کے بے شمار افراد کو موت کے گھاٹ اتار کر اردگرد کے علاقہ میں اپنی سرداری قائم کر لی، حتیٰ کہ اس کی اولاد میں سے ایک شخص شیر خاں ملک بھی کہلانے لگا۔ اس نے اپنے بھائی عالم شیر خان سے مل کر نہ صرف اپنے چچا کو قتل کیا، بلکہ ایک جھڑپ میں باپ کو بھی مار ڈالا۔ اس کے بعد اردگرد کی پہاڑیوں میں آباد اعوانوں کا شکار کھیل کر پورے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ کہتے ہیں کہ عالم شیر خاں اکثر صبح سویرے اپنی بندوق لے کر آس پاس کے ٹیلوں پر چڑھ جاتا اور جہاں کہیں کوئی اعوان نظر آتا، پہلے اس کا شکار کھیلتا پھر واپس آکر ناشتہ کرتا۔ جب شیر خاں نے طاقت پکڑ لی تو اس نے ڈیرہ اسماعیل خاں کے گورنروں کو خوراک دینا بھی بند کر دیا۔

1745ء میں شیر خاں نے نورپور ٹوانہ کی بنیاد رکھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں جھنگ کے سیالوں کو مار بھگایا۔ اس کی موت کے بعد اس کے دونوں بیٹے آپس میں اقتدار کی کشمکش میں مصروف رہے۔ اس کے علاوہ ہمسایوں سے بھی جنگ جاری رہی۔

1817ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے نورپور کے ٹوانوں پر چڑھائی کی اور اس علاقہ کو فتح کر کے جسونت سنگھ موکل کی فوجی نگرانی میں دے دیا۔ تاہم اس وقت کے ملک احمد یار خاں نے اپنا علاقہ پھر واپس لے لیا۔ لیکن اسے منکیرا کے نواب نے ٹکنے نہ دیا اور اس کے بیٹوں کو قید کر لیا۔ اس پر ملک احمد یار خاں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ سے پناہ طلب کی۔ اس نے اسے جھاوڑیاں کی جاگیر عطا کر دی اور ساٹھ سوار بھی دیے۔ 1821ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے منکیرا کے نواب پر فوج کشی کی، جس میں مل ٹوانہ نے اس کی پوری مدد کی۔ مہاراجہ نے خوش ہو کر ٹوانوں کا ایک رسالہ اپنی فوج میں شامل کر لیا۔ اس رسالہ کے ٹوانہ سردار نے مہاراجہ کی بڑی خدمت کی، جس کے صلے میں اسے نہ صرف جاگیر ملی بلکہ چابک سوار کا عہدہ بھی پایا۔ 1838ء میں راجہ دھیان سنگھ نے فتح خاں ٹوانہ کا حقیقی عروج راجہ نونہال سنگھ کے زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ اس نے فتح خاں کے رشتہ داروں کو میاں والا، شیخوال اور نورپور ٹوانہ کا کاردار مقرر کر دیا اور خود فتح خاں کو مختلف زمینداروں سے مالیہ وصول کرنے پر لگا دیا۔ تاہم وہ سکھ سرداروں کو آپس میں لڑانے کی سازشیں بھی کرتا رہا۔ اخیر اسے جان بچانے کے لیے دریائے سندھ کے پار بھاگنا پڑا۔ اس کی عدم موجودگی میں سکھوں نے مٹھا ٹوانہ کو خوب خوب لوٹا۔

خلافت کے تقاضے اور اس کے لوازمات

منصب خلافت نہ صرف اس ہستی سے جس کی خلافت کا فرض اس کے سپرد کیا جا رہا ہے بہت مناسبت چاہتا ہے بلکہ اس جگہ سے بھی اس کو مناسبت ہونی چاہئے جہاں رہ کر اس کو یہ فرض انجام دینا ہے' اس مخلوق سے بھی اس کو پوری مناسبت ہونی چاہئے جن کی ذمہ داری اور نگرانی اور حکومت و تولیت اس کے ذمہ ہے' چنانچہ پہلی چیز سے اس نے اس اخلاق کا پرتو اور ان صفات عالیہ کا عکس قبول کیا جن کو ہم پاکی اور بلندی' بے نیازی و استغنا' رحم و کرم' ہمدردی و شفقت' صبر و حلم' قوت و قہر' صفائی و پاکیزگی اور امن و سلامتی سے تعبیر کر سکتے ہیں' اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنی طویل تاریخ کے ہر دور میں اس نے ان اخلاق فاضلہ میں ہمیشہ بڑی لذت اور عزت محسوس کی اور ان کے حاملین کو عزت کی نگاہ سے دیکھا اور اگر کبھی اس کی ہمت اس سے قاصر رہی اور خود ان صفات سے آراستہ نہ ہو سکا تو اس نے دوسروں کو (جو ان صفات کے حامل تھے) عظمت و محبت کے ساتھ اپنے سر پر بٹھایا اور ان کو خوش نصیب اور کامیاب بامراد سمجھا۔

دوسری چیز سے بھی اس نے اس کے خواص و طبائع اخذ کئے اور اس کے کمزور پہلوؤں میں شرکت محض اس لئے گوارا کی کہ وہ اپنے دکھ درد میں اس کو شریک سمجھ سکے' زمین کے خزانوں' دفینوں اور سرچشموں اور دنیا کی نعمتوں اور پاک چیزوں سے فائدہ اٹھا سکے اور ان کو صحیح محل میں صرف کر سکے' مثال کے طور پر کھانے پینے کی خواہش' جنسی جذبہ' بھوک پیاس' راحت طلبی' جدت پسندی صنعت و حرفت اور ماکولات و مشروبات میں وسعت و تنوع اس کی سرشت میں داخل ہے۔

روح و جسم کی باہمی کشمکش اور ان کے متضاد میلانات

اس لحاظ سے وہ روح اور جسم دونوں کا مجموعہ ہے روح اس کو اپنے اصل منبع اور سرچشمہ کی طرف کھینچتی ہے' اس کو اس کا منصب مرکز' مقصد اور فریضہ یاد دلاتی ہے' اس کے سامنے وہ روزن کھولتی ہے جس سے وہ اس نئے عالم کی وسعت و بلندی اور لطافت و جمال کا مشاہدہ کر سکے' وہ اس کے دل میں اس کا شوق پیدا کرتی اور اس کا حوصلہ بڑھاتی ہے کثیف اور ثقیل مادیت کے خلاف بغاوت پر اور اس قفس زریں سے رہائی پر اکساتی ہے اور ان لامحدود وسعتوں میں پرواز پر آمادہ کرتی ہے جو مادیت کی ان پستیوں سے کوئی علاقہ نہیں رکھتیں' وہ انسان کو اس بات کی دعوت دیتی ہیں کہ وہ کبھی کبھی (خواہ سال میں ایک ہی مرتبہ ہو) خورد نوش اور عادت و حاجت کے اس بندھے ٹکے نظام سے آزاد ہو کر زندگی کے چند لمحے گزارے اسباب رزق کی فراوانی کے باوجود بھوک اور پیاس کا مزہ چکھے اور اس میں وہ لذت محسوس کرے جو انواع و اقسام کے لذیذ ترین کھانوں میں بھی محسوس نہیں ہوتی' وہ اس مختصر وقفہ کو جو فراغ خاطر' سکون قلب' صفاء نفس' معدہ کی سبکساری و لطافت' روح کی بالیدگی خواہشات نفسانی سے آزادی اور زندگی کے خشک' فرسودہ یکساں اور بے رنگ نظام سے تھوڑے عرصہ کے لئے علیحدگی میں گزارتا ہے' زندگی کی اصل قیمت اور نفس کی تازگی سبک روحی اور مسرت و انبساط کا بہترین وقت قرار دیتی ہے اور اس کے لئے اس طرح بے قرار رہتی ہے .... جس طرح کوئی پرندہ دن بھر کے سفر کے بعد شام کو اپنے آشیانہ کے لئے بے قرار ہوتا ہے یا مچھلی پانی کے لئے یہ سب اسی روح کا کرشمہ ہے جو عالم غیب اور عالم قدس سے اس کی طرف منتقل ہوئی ہے۔

"اور آپ سے یہ روح کی بابت پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے (ہی) ہے" (سورہ بنی اسرائیل)

"اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔" (سورہ فجر)

دوسری طرف جسم بھی اس کو اپنے اصل مرکز کی طرف کھینچتا ہے یہ مرکز زمین ہے جو اپنے ساتھ کثافت اور ہر قسم کی پستی رکھتی ہے

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے'

"اور بالیقین ہم نے انسان کو مٹی دار گارے کی کھنکناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا"۔ (سورہ فجر)

سورہ صافات میں ارشاد ہے'

"تو آپ ان سے پوچھئے کہ خلقت میں یہ لوگ زیادہ مضبوط ہیں یا وہ جنھیں ہم نے پیدا کیا ہے ہم نے ان لوگوں کو تو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے"

سورۃ رحمٰن کے مقام پر آیا ہے:۔

"اسی نے انسان کو پیدا کیا (ایسی) مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی"

جب روح کی گرفت انسان پر کمزور پڑ جاتی ہے اور اس کے اثرات کم ہونے لگتے ہیں یا زائل ہو جاتے ہیں اور زمام اقتدار جسم کے ہاتھ میں آ جاتی ہے تو پھر انسان خواہش نفس اور لذت پسندی کے دھارے میں بالکل بے قابو ہو کر بہنے لگتا ہے' وہ آوارہ مویشیوں کی طرح ہر جگہ منہ مارتا ہے اس کو کھانے پینے اور خواہشات نفس پوری کرنے کا جنون ہو جاتا ہے' وہ اس میں بڑے تکلف اختراع اور باریک بینی سے کام لیتا ہے اور اپنی ذہانت سے اس میں ایسے ایسے نئے راستے پیدا کرتا ہے جو عقل و دستور' طب و صحت اور [illegible] اس کی تمام تر صلاحیت و ذہانت کھانوں کو زیادہ سے زیادہ لذیذ' پر تکلف' اور متنوع بنانے میں صرف ہونے لگتی ہے' وہ ہاضم دواؤں اور بھوک کھولنے والے مشروبات ایجاد کرتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ کھانے اور جلد سے جلد ہضم کرنے کا موقع مل سکے' اور یہ سلسلہ بلا کسی وقفہ کے برابر جاری رہے' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنی ساری ترقی و دانائی کے باوجود اور مادی خوشحالی کی اس بلند ترین سطح پر ہوتے ہوئے بھی کولہو کے بیل اور زمین جوتنے والے جانور کی طرح ہو جاتا ہے اور اس کا دائرہ عمل صرف دو چیزوں کے درمیان محدود رہتا ہے کھانے کے کمرے (ڈائننگ ہال) اور بیت الخلا' وہ ان دونوں کے سوا کسی اور مبداد معاد سے ناواقف اور اس طواف کے سوا کسی اور طواف و سعی سے نا آشنا رہتا ہے' کھانے پینے کی خواہش کے سوا اس میں ہر چیز کی خواہش مر جاتی ہے اور آرام طلبی اور عیش پرستی کی حس کے سوا ہر حس کند ہو جاتی ہے' اس کی تمام فکریں صرف ایک فکر میں ڈھل جاتی ہیں وہ صرف اس لئے کماتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ کھا سکے اور اس لئے کھاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ کما سکے' قرآن مجید انسانوں کے اس طبقہ یا انسان نما جانوروں کے اس ریوڑ کی جو معجزانہ تصویر کھینچی ہی اس سے سچی اور نازک تصویر نہیں ہو سکتی وہ کہتا ہے'

"اور جو کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں اور کھا (پی) رہے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں' آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے' (سورہ محمد)

دراصل یہ جسم کا مزاج اور خاصیت ہے جو روحانیت اور نبوت کی روشنی سے محروم ہوائے نفس کا پرستار اور اپنے مرکز اصلی کی طرف مائل ہے اور خود بخود پستی کی طرف بڑھتا اور زمین پر گرتا ہے۔

"اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں پھر وہ ان سے بالکل نکل گیا سو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں داخل ہو گیا اور اگر ہم

مولانا ابوالحسن علی ندوی

چاہتے تو ہم اس کا مرتبہ (اپنی نشانیوں) کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے' لیکن وہ زمین کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرنے لگا' سو اس کی مثال کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے (جب بھی) ہانپے اسے چھوڑے رہے یہ مثال ہے ان (سب) لوگوں کی جنھوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو' سو آپ بیان کیجئے (یہ) حالات شاید کہ لوگ سوچیں۔ (سورہ اعراف)

انسانی زندگی اور مذاہب و اخلاق کی تاریخ میں اس کشمکش کے اثرات

انسان کی مذہبی اور اخلاقی تاریخ دراصل اسی کشمکش کی کہانی ہے چنانچہ جب کبھی اس کی پہلی طبیعت غالب آئی اور اس کو اقتدار حاصل ہوا تو اس نے رہبانیت کی داغ بیل ڈالی اور زندگی میں مبالغہ کی حد تک تقشف مباحات و طیبات سے انکار اور نفس پر ظلم کا راستہ اختیار کیا اور جسم کو اذیت پہنچانے اور نفس کو فقر و فاقہ میں مبتلا کرنے کو عین سعادت قرار دیا۔ اس نے رات رات بھر جاگنا شروع کیا اور آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں کی راہ لی قرون وسطٰی کے یورپ میں عیسائی راہبوں کے واقعات جو سب کو معلوم ہیں دراصل اسی جذبہ کے آئینہ دار ہیں۔

"رہبانیت کو انہوں نے خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر واجب نہیں کیا تھا انہیں نے اللہ کی رضا مندی کی خاطر (اسے اختیار کر لیا تھا) سو انہوں نے اس کی رعایت پوری پوری نہ کی۔ (سورہ حدید)

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انسان کا جسم اور عقل دونوں کمزور ہو گئے خاندان کا شیراز منتشر ہو گیا اور انسانی سوسائٹی سخت خطرہ سے دو چار ہو گئی انسان اس منصب خلافت سے کنارہ کش ہو گیا جس کی ذمہ داری اللہ تعالٰی نے اس پر ڈالی تھی' اس نے جدوجہد ذمہ داری کے میدان کو چھوڑ کر فرشتوں کو اپنا آئیڈیل بنا لیا اور ان کا محسود اور مسجود بننے کے بجائے خود ان پر رشک و حسد کرنے لگا۔

کبھی اس میں حیوانی صفات اور ارضی و جسمانی رجحانات کا ایسا غلبہ ہوا کہ وہ عقل و شریعت کی ہر بندش اور اخلاق و روحانیت کی ہر گرفت اور بالادستی سے آزاد ہو کر مادہ اور معدہ کے تیز دھارے میں بہنے لگا اور اپنی جسمانی و نفسانی خواہشات اور مادی تقاضوں کی تسکین کے لئے ہر کام کرنے پر تیار ہو گیا اور اس کے لئے اس نے کسی حد' مقدار اور نصاب کی رعایت بھی ملحوظ نہ رکھی' اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے روح اور دل کی انگیٹھیاں بالکل سرد ہو گئیں عقل اور ضمیر سکڑتے گئے اور معدہ نے اتنا طول و عرض اختیار کر لیا کہ بعض وقت پورے پورے خاندان کی غذا اور خوراک ایک انسان کی ہوس نائے و نوش کے لئے ناکافی ثابت ہونے لگی' اس کے جسم میں ایک ایسا مصنوعی اور خیالی معدہ اور ایک ایسی جوع البقر پیدا ہو گئی جو کھانے کی بڑی سے بڑی مقدار اور غلہ کے وافر ذخیروں سے بھی نہ بجھتی تھی اس کے نتیجہ میں قدرتی طور پر ایسے مظالم اور جرائم وجود میں آئے جنھوں نے انسان کو ایک بے رحم اور پھاڑ کھانے والا درندہ بنا دیا جو نہ صرف بنی نوع انسان بلکہ خود اپنے خاندان کے افراد کو پھاڑ کھاتا اور نگل لیتا ہے تاریخ کی یہ ساری جنگیں اور مہم جوئیاں (جہاد کو مستثنٰی کر کے جو خالص دینی مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے) دراصل اسی شخصی انانیت یا جماعتی عصبیت حرص و طمع' توسیع پسندانہ جذبات' اقتدار کی ہوس اور طاقت کے جنون کا مظہر ہیں۔

ماخوذ از ارکان اربعہ

رمضان کا مہینہ

جس میں قرآن اتارا گیا

لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے امتیاز کے کھلے دلائل کے ساتھ'

سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو وہ

اس کے روزے رکھے، اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو

تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالٰی

تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، تمہارے ساتھ سختی

نہیں کرنا چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم تعداد پوری کرو

اور اللہ نے جو تمہیں ہدایت بخشی ہے اس پر اس کی

بڑائی کرو اور تاکہ تم اس کے

شکر گزار بنو۔

البقرہ : ۱۸۵

قرآن اور آپ کا گھر

- ☐ کیا آپ کے گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے؟
- ☐ بالغ افراد میں سے کتنے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں؟
- ☐ بچوں میں سے کتنے قرآن پڑھتے ہیں؟
- ☐ کیا بچوں کو قرآنی قصص و واقعات سنائے جاتے ہیں؟
- ☐ کیا گھر میں قرآن کی آیات اور احکام کی باتیں ہوتی ہیں؟
- ☐ بڑوں اور بچوں کو قرآن میں سے کیا کچھ یاد ہے؟
- ☐ بڑوں یا بچوں میں سے قرآن کا مفہوم سمجھنے یا ترجمہ جاننے والا بھی کوئی ہے؟
- ☐ کیا گھر میں قرآن کو سمجھنے کے لیے کچھ کتابیں موجود ہیں؟ (مثلاً ترجمے تفسیریں قرآنی مضامین و مقالات)
- ☐ کیا قرآنی آیات یا ان کے ترجمے کے کتبے دیواروں پر آویزاں ہیں؟
- ☐ کیا گھر کے مرد یا خواتین کسی حلقہ درس قرآن میں حصہ لیتے ہیں؟

محض آپ کے غور و خوض کے لیے

روزہ اور قرآن کی شفاعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کریں گے (یعنی اس بندے کی جو دن میں روزے رکھے گا اور رات میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اس کا پاک کلام قرآن مجید پڑھے گا یا سنے گا) روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور نفس کی خواہش پورا کرنے سے روکے رکھا تھا آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ: میں نے اس کو رات کو سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا، خداوندا آج اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ روزہ اور قرآن دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول کی جائے گی (اور اس کے لیے جنت اور مغفرت کا فیصلہ فرما دیا جائے گا۔

قرآن چاہتا ہے

کہ

- اسے مانا جائے
- اسے پڑھا جائے
- اسے سمجھا جائے
- اس پر عمل کیا جائے
- اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

گر تو می خواہی مسلمان زیستن

نیست ممکن جز بقرآن زیستن

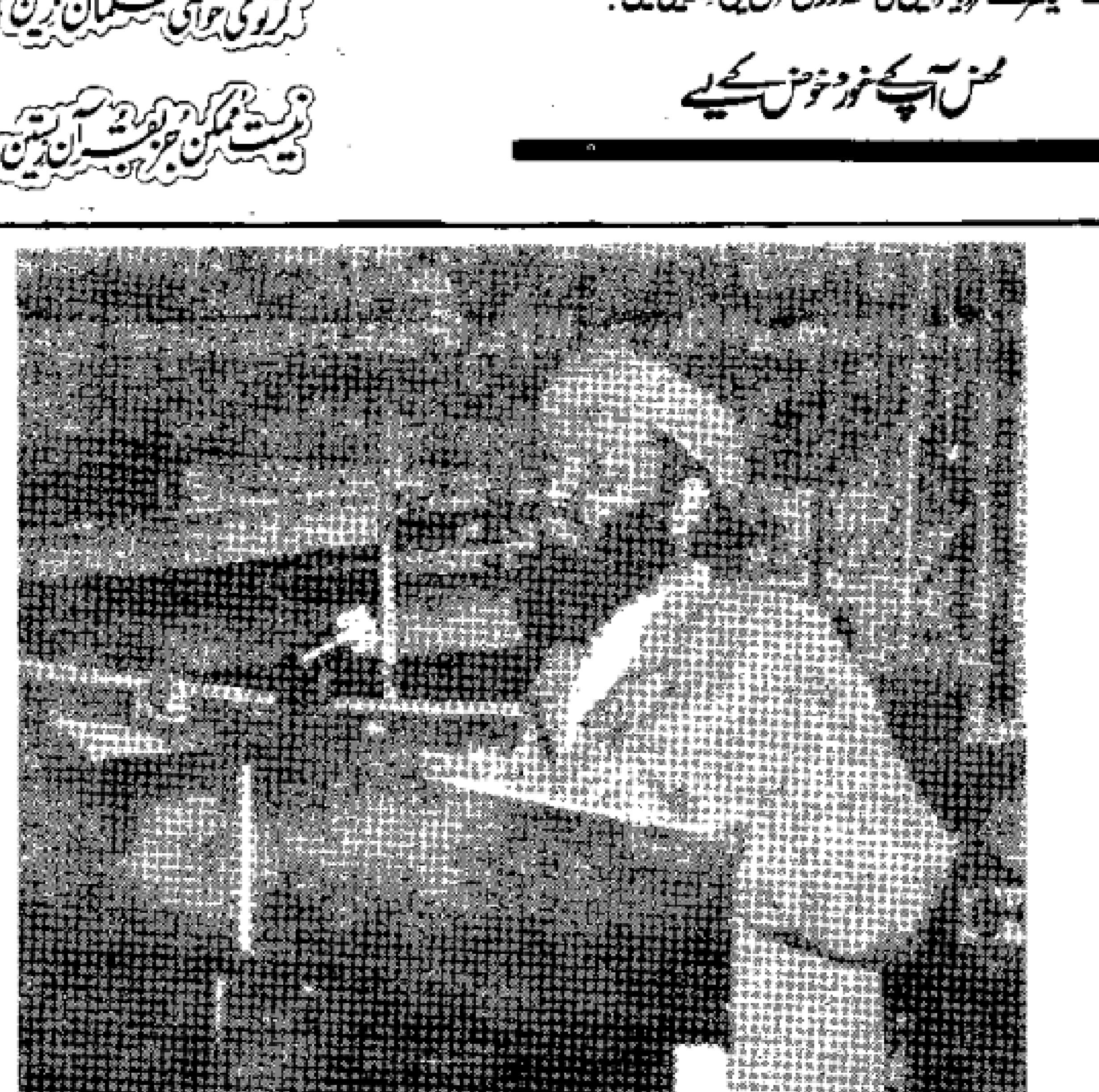

شیخ نفیس احمد نے نظام خلافت کی برکات بیان کیں

وسطی تنظیم کے ایک روزہ پروگرام کے دوران منعقدہ جلسہ خلافت کی صدارت ایوب بیگ مرزا نے کی جبکہ سیکرٹری کے فرائض عمران ملک نے ادا کیے

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر--- 9184

جلد : -------- 4

شمارہ : ------- 5

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر : اقتدار احمد

نائب مدیر : نعیم اختر عدنان

ترتیب و تزئین : غازی محمد وقاص

رابطہ آفس : A-4 مزنگ روڈ لاہور

پتہ:

حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی اجتماع

حلقہ لاہور ڈویژن کے ناظم عبدالرزاق نے امیر تنظیم اسلامی کے بیرون ملک روانگی سے ایک روز پہلے حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کے لئے ایک خصوصی اجتماع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد کیا۔ اس اجتماع میں "مسائل حکمت" پر ہونے والی تربیت گاہ میں امیر تنظیم ڈاکٹر اسرار احمد کے "تصوف" کے موضوع پر خطاب کو ویڈیو کے ذریعے دکھایا گیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے رفقاء کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام کے ذریعے حلقہ لاہور کے رفقاء کو اپنے امیر قافلہ سے ایک ملاقات کا موقعہ ہاتھ آگیا۔

لاہور وسطی کا ایک روزہ دعوتی و تربیتی کیمپ

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور وسطی کے زیر اہتمام راوی روڈ کے علاقے میں واقع جامع مسجد بلال میں ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام منعقد ہوا پروگرام کا آغاز شکیل احمد کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے فرائض دینی کا جامع تصور نہایت عمدگی سے بیان کیا۔ بعدازاں غازی محمد وقاص نے رفقاء کا تفصیلی تعارف کرایا۔ باہمی تعارف کے بعد تنظیم کے نائب امیر عمران چشتی نے ماہانہ رپورٹ پیش کی۔ لوہاری اسرہ کے رفیق مبارک گلزار نے نہی عن المنکر کے موضوع پر خطاب کیا۔ نماز جمعہ کے بعد چھ مختلف مساجد میں بعد نماز مغرب ہونے والے جلسہ خلافت کا دعوت نامہ نمازیوں میں تقسیم کیا گیا۔ عصر کی نماز کی ادائیگی کے بعد غازی محمد وقاص نے سورہ عنکبوت کی ابتدائی آیات کے حوالے سے رفقاء کو ان کی کٹھن ذمہ داریاں یاد دلائیں۔ نماز مغرب کے بعد فوارہ چوک قلعہ لچھمن سنگھ میں جلسہ خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت مرزا ایوب بیگ نے کی۔ شیخ نفیس احمد نے خطاب کرتے ہوئے نظام خلافت کے قرآنی اور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وعدوں سے سامعین کے دلوں میں ایک نئی ایمانی شمع روشن کی۔ انہوں نے نظام خلافت کی برکات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے موجودہ تمام مسائل اور مصائب کا حل اسی نظام کے نفاذ سے ہی ممکن ہے۔ سب لوگوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جدوجہد کریں۔

جلسۂ استقبالِ رمضان

برائے خواتین

نیکیوں کے موسم بہار "رمضان المبارک" کی آمد پر ذہنی تیاری کے لیے
حلقہ خواتین تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام
ایک اجتماع عام منعقد کیا جا رہا ہے جس میں نائب ناظمہ تنظیم اسلامی پاکستان

فضیلتِ صیام و قیامِ رمضان مبارک

کے موضوع پر خطاب فرمائیں گی

تاریخ اور دن : ہفتہ 28 جنوری 1995ء

وقت : ساڑھے دس بجے صبح

مقام : بر مکان پروفیسر فیاض حکیم B-46 چوہدری کوارٹرز ملتان روڈ لاہور۔

تمام خواتین کو شرکت کی دعوت ہے

المعلنہ : بیگم ڈاکٹر اسرار احمد، ناظمہ حلقہ خواتین تنظیم اسلامی پاکستان

مرکزی دفتر ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

قلعہ کالروالا میں دعوتی اجتماع

پسرور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور کے زیر اہتمام گزشتہ روز ایک دعوتی اجتماع بر رہائش گاہ ڈاکٹر اکرام علی اظہر منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت ناظم حلقہ شاہد اسلم نے کی جبکہ اجتماع سے نائب ناظم حلقہ مرزا ندیم بیگ نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ غلبہ دین کی جدوجہد ہر مسلمان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز روزہ حج اور زکوۃ فرض ہیں اور اس عظیم فرض کی بجا آوری کے لیے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے اور تنظیم اسلامی بھی اسی فرض کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے انہوں نے آخر میں شرکاء مجلس کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس اجتماع میں علاقہ کے پڑھے لکھے لوگوں نے شرکت کی۔

ڈسکہ میں نئے دفتر کا قیام

ڈسکہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی اسرہ ڈسکہ کا نیا دفتر کچہری چوک سمبڑیال روڈ ڈسکہ پر قائم کر دیا گیا ہے۔ اس دفتر کا افتتاح ناظم اعلیٰ تحریک خلافت پاکستان جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری اپنے ڈسکہ کے دورہ کے دوران کریں گے۔

جنرل ایم ایچ انصاری کا گوجرانوالہ' ڈسکہ اور سیالکوٹ میں بار کونسلوں سے خطاب

گوجرانوالہ (نامہ نگار) تحریک خلافت پاکستان کے ناظم اعلیٰ جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری ۲۳۔ ۲۴ اور ۲۵ جنوری کو گوجرانوالہ' سیالکوٹ اور ڈسکہ کی بار کونسلوں سے خطاب کریں گے۔ ان کے دورے کے دوران ناظم حلقہ شاہد اسلم اور نائب ناظم مرزا ندیم بیگ بھی ساتھ ہونگے اس کے علاوہ جنرل انصاری ۲۵ جنوری کو جناح ہال ڈسکہ میں بعد نماز عصر ایک جلسہ سے بھی خطاب کریں گے۔

رحمت اللہ بٹر تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر ہوں گے

(نمائندہ خصوصی) امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد گذشتہ دنوں امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سال رمضان المبارک کے دوران وہ امریکہ کے شہر مین ہٹن کے میڈیسن ایونیو کی جامع مسجد میں انگریزی زبان میں دورہ ترجمہ قرآن کے فرائض ادا کریں گے۔ امیر تنظیم اسلامی کے غیر ملکی دورے کے دوران ان کی غیر موجودگی میں مرکزی ناظم تربیت و بیت المال رحمت اللہ بٹر صاحب تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر کے فرائض ادا کریں گے۔

عورت کی تذلیل کیوں

ظلم کی بے شمار جہتیں ہیں لیکن ذلیل ترین حرکت کسی مجبور بے بس عورت کے ساتھ زیادتی ہے۔ بد قسمتی سے اس نوعیت کے واقعات میں ہمارے ہاں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اگر اس صورت حال کا فی الفور تدارک نہ کیا گیا تو عذاب الٰہی ہمارا مقدر بن کر رہے گا۔ یہ بات میجر جنرل ریٹائرڈ ایم ۔ ایچ ۔ انصاری ناظم اعلیٰ تحریک خلافت نے اخبارات میں ایک مظلوم عورت کی تھانے میں کی گئی فریاد کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی ۔ اس عورت نے نہایت بے بسی کے عالم میں دہائی دی کہ "قانون اور انصاف کے نعرے لگانے والو مجھے زہر دے کر مار ڈالو"۔ جنرل انصاری نے کہا کہ ہوس کا نشانہ بننے والی اس بیچاری خاتون کی پکار ہر ذی شعور پاکستانی بالخصوص ارباب اقتدار اور صاحبان عدل و انصاف کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے معاملے کا ہماری عدالت عالیہ از خود نوٹس لے سکتی ہے اور اگر اسمبلیوں میں معمولی واقعات پر بھی استحقاق مجروح ہونے کا معاملہ اٹھایا جا سکتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایسے انسانیت سوز واقعات پر شرف انسانیت کے تحفظ کی ذمہ دار شخصیات کا استحقاق مجروح نہ ہو اور وہ از خود نوٹس لے کر ظالموں کو عبرت ناک سزا دیں یا نہ دلوائیں۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی امریکہ روانگی

تنظیم اسلامی نیو یارک کی دعوت پر امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد گذشتہ دنوں امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اس سال رمضان المبارک کے دوران مین ہٹن (نیویارک) کے میڈیسن ایونیو کے اسلامک سینٹر میں نماز تراویح کے ساتھ انگریزی زبان میں دورہ ترجمہ قرآن کریں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے بیرون ملک قیام کے دوران مولانا رحمت اللہ بٹر تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر ہونگے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی ملک سے عدم موجودگی کے دوران تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری نماز جمعہ سے قبل مسجد دار السلام باغ جناح میں خطاب کیا کریں گے۔

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کی دعوتی سرگرمیاں

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام والٹن' قینچی امر سدھو' کیولری گراونڈ اور فورٹریس سٹیڈیم کے علاقوں میں ظالمانہ نظام کی پیدا کردہ خرابیوں خصوصاً بے پناہ مہنگائی اور سودی نظام کے خلاف ٹی بورڈوں پر درج عبارات کے ذریعے چلتا پھرتا مظاہرہ کیا گیا۔ ان علاقوں میں پر ہجوم مقامات پر تنظیم کے رہنماؤں نے باطل نظام کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے نظام خلافت کی برکات سے آگاہ کیا۔ عوام نے دین کی انقلابی دعوت کے اس انداز کو بڑی پسندیدگی سے دیکھا۔

قرآن اکیڈمی ملتان میں تربیت گاہ

ملتان (نامہ نگار) پنجاب جنوبی اور غربی کے حلقہ جات میں شامل تنظیم اسلامی کے مبتدی رفقاء کے لئے ۲۰ جنوری سے ۲۶ جنوری تک تربیت گاہ جاری رہے گی اس تربیتی پروگرام سے ناظم حلقہ ملتان ڈویژن جناب مختار حسین فاروقی' قائم مقام امیر چوہدری رحمت اللہ بٹر' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق' ڈاکٹر طاہر خان خاکوانی امیر تنظیم اسلامی ملتان اور دیگر قائدین مختلف موضوعات پر خطاب کر رہے ہیں۔ تربیت گاہ میں ملتان' وہاڑی' صادق آباد' میانوالی' فیصل آباد' سرگودھا' سے رفقائے تنظیم شریک ہو رہے ہیں۔

تنظیم کے مرکزی دفتر میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام

(نمائندہ خصوصی) تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر واقع گڑھی شاہو لاہور میں رمضان المبارک کے دوران نماز تراویح کے وقفوں کے مابین تلاوت کی گئی آیات کا مفہوم بیان کریں گے۔ نماز تراویح آٹھ بجے شب شروع ہو گی تراویح کے ساتھ قرآنی مفہوم کی وضاحت پر مشتمل یہ پروگرام روزانہ رات بارہ بجے کے قریب ختم ہوا کرے گا۔

قرآن اکیڈمی لاہور میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام

حسب روایت امسال بھی رمضان المبارک کے دوران قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور کی جامع مسجد' جامع القرآن میں تنظیم اسلامی ملتان ڈویژن کے ناظم انجینئر مختار حسین فاروقی نماز تراویح کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات کا جامع انداز میں ترجمہ و تشریح بیان کریں گے۔

شرکت کی عام دعوت ہے

مسجد طیبہ فیروزوالا میں شب برات کا پروگرام

(نامہ نگار) امیر تنظیم اسلامی لاہور غربی کے امیر ملک منیر احمد صدارت میں مسجد طیبہ فیروزوالہ میں شب برات کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوا۔ اسرہ رچناٹاؤن کے نقیب افتخار احمد نے شب برات کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام میں سے بعض کو کسی خاص حوالے سے فضیلت عطا فرمائی ہے اسی طرح دنوں میں جمعہ کو خصوصی مقام حاصل ہے۔ جبکہ مختلف راتوں کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے ان ہی راتوں میں شب قدر اور شب برات کا ذکر بھی آتا ہے۔ اس رات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات عبادت کرتے رہتے اور شعبان کے مہینے میں کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے۔ ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں رمضان المبارک کے استقبال کے طور پر شعبان کے مہینے میں بھی خصوصی طور پر روزہ کی عبادت کو اپنانا چاہئے۔ تقریب کے دوسرے مقرر مسجد الفرقان کے خطیب نعیم اختر عدنان تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں "مرد مومن" کے اوصاف بیان کئے اور کہا۔ خوش قسمت انسان کو ہی سازگار مواقع میسر آتے ہیں ۔ دین سے دور معاشرے میں اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لیے مسجد کے ماحول میں جمع ہونا توفیق الٰہی ہی کا مظہر ہے۔ اپنی زندگی کا جائزہ لینے کا یہ سنہری موقع ہے۔ اللہ کی رحمت ویسے تو ہر وقت لوگوں کے لیے موجود ہوتی ہے مگر مخصوص دنوں اور راتوں کے حوالے سے اس رات مالک کائنات کی خصوصی رحمت جلوا نما ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنی زندگی کا جائزہ لے اور اسے دین و شریعت کے پیمانوں سے پرکھے۔ اس بابرکت رات کے حوالے سے اگر ہم اپنی زندگی کا کانٹا دین کے غلبے کی جدوجہد کی طرف موڑ دیں تو اس سے بڑی سعادت اور کامیابی اور کیا ہو سکتی ہے۔

سیاستدانوں کی باہمی لڑائی سے ملکی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں

تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ و تنظیم اسلامی کے مرکزی رہنما جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری نے سندھو دیش کے مطالبے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ سندھو دیش کے نعرے ملکی سلامتی کے لئے خطرناک دھمکی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسی باتیں سیاست دانوں اور رہنماؤں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے علیحدگی پسند عناصر کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے حکمرانوں اور اپوزیشن سے کہا کہ دونوں قوتیں اپنے ذاتی اور گروہی اختلافات ختم کر کے قوم و ملک کی ترقی اور استحکام کے لئے مل کر کام کریں ورنہ سقوط ڈھاکہ کے نتیجے میں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد سندھو دیش اور کراچی کی علیحدگی جیسے مسائل ختم نہیں ہوں گے۔

انہوں نے کہا سقوط ڈھاکہ کے نتیجے میں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد اب سندھو دیش کے قیام اور کراچی کی علیحدگی کے نعرے راز کی بات نہیں رہے۔

مسجد شہدا لاہور کے باہر استحصالی نظام کے خلاف مظاہرہ

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام 25 جنوری کو نماز عصر کی ادائیگی کے بعد مسجد شہدا مال روڈ پر ایک مظاہرہ ہوا۔ جس میں ناظم حلقہ عبدالرزاق لاہور وسطی کے امیر مرزا ایوب بیگ لاہور شمالی کے امیر اقبال حسین' لاہور جنوبی امیر قمر سعید قریشی' لاہور چھاونی کے امیر محمد اشرف وصی' لاہور شرقی کے امیر ڈاکٹر عارف رشید اور لاہور غربی کے امیر ملک نیر احمد اعوان سمیت لاہور کی جملہ تنظیموں کے ناظمین' نقباء اور رفقاء شرکت کریں گے اور باطل و استحصالی نظام کی پیدا کردہ بدعنوانیوں اور خرابیوں کے خلاف احتجاج کریں گے۔

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا